لاسے نمائش کاری اور ہوس کاری کے اسٹیج پر لا کھڑا کریں اور مخلوط سوسائٹی اور فحاشی اور عیاشی کے ذریعے تمام اخلاقی احساسات کو تباہ کر دیں۔

اگر ایک ہی مہم چلتی رہے تو احیائے اسلام کے خواب کو پریشان کرنا بڑا آسان ہے۔ کجا یہ کہ دسیوں ترکیبیں اور بھی کام کر رہی ہیں۔

دوسری طرف یہ قصہ بھی چھڑ چکا ہے کہ ایک تعلیمی و تہذیبی یلغار اسمٰعیلیوں نے بھی ہمارے دماغ درست کرنے کے لیے شروع کی ہے۔ مدتوں تک یہ سمجھا جاتا رہا کہ یہ لوگ دوسروں سے تعرض کیے بغیر اور سیاسی مقاصد کو سامنے رکھے بغیر معاشرے میں سیکولر سے خاموش کام کرتے رہے ہیں۔ مگر اب پاکستان پر جو اُن کی پُراسرار توجہ خاص طور پر ہوئی ہے تو لازماً اس کے پیچھے ایک خطرناک منصوبہ ہے جسے ہفت روزہ تکبیر نے واضح کر دیا ہے۔ اس وقت دو بڑے تعلیمی و ثقافتی اڈے ان کی طرف سے قائم ہوئے ہیں۔ جو بظاہر بڑا احسان معلوم ہوتے ہیں کہ پاکستان کی ترقی کے لیے ایک گروہ روپیہ اور قابلیت دونوں کو کھلے دل سے استعمال کر رہا ہے۔ مگر یہ احساس معصومانہ قسم کے نہیں ہیں۔ ایک طرف ان کے عالمی لیڈر اور پیر آغا خان، امریکہ و برطانیہ کے محبوبانِ خاص میں سے ہیں۔ دوسری طرف ہندو لامذہبی تامُّڑ کے ساتھ ان کا قانون ہے، اور پھر بھارت میں ان کی خاصی آبادی اور بہت بڑے کاروبار بھی ہیں۔ یہ وہاں کے مسلمانوں سے بالکل الگ ایک گروہ ہیں۔ ان کے عقاید توحید و رسالت دونوں کے معانی کو غت ربود کرنے اور نماز کے بجائے اپنے پیر کو سجدہ کرنے اور حاضر امام کو حرام و حلال کا فیصلہ کرنے کا مختارِ کل سمجھتے ہیں۔

اس مذہبیت کے ساتھ اور امریکی، برطانوی اور بھارتی رابطوں کے ساتھ وہ پاکستان پر بہت مہربان ہیں۔ وہ شروع سے بنو اُمیہ کے دورِ حکومت کو اسلام کا شاندار مظہر مانتے ہوئے اور رقص و موسیقی اور آزادیٔ نسواں کی ترغیب دلاتے ہوئے پاکستان کو سیکولرازم کی راہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں اپنے پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے انہوں نے یہاں بڑی

سخاوتیں دکھائی ہیں۔

اب انہوں نے کچھ تازہ اقدام کیے ہیں۔ پہلے تو کراچی میں میڈیکل تعلیم کا انتہائی معیاری ادارہ اوّل درجے کی سہولتوں کے ساتھ قائم کیا تاکہ نوجوانوں کے بہترین دماغوں کو وہ اپنے زیر اثر لے کر چند سال کے دورِ تعلیم میں "درست" کریں۔ تاکہ جب یہ لوگ پاکستان میں بڑی بڑی حیثیتوں کے ساتھ کام کریں تو یہ اور ان کے اقربا سوسائٹی کو سیکولرازم کا شکار بنا کے چھوڑیں۔ دوسری طرف ملکی اداروں کی پستی کا احساس ان میں اپنے ملک اور معاشرے کی محبت کو مجروح کر دے۔ لیکن دوسرا اقدام اس سے بھی بڑا ہے۔ گلگت اور ملحقہ علاقوں میں شیعہ اور سنی آبادی کا ایک خاص توازن قائم تھا۔ اب اسمٰعیلی ادارے کے قیام سے یہ توازن ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ لوگ بہت روپیہ خرچ کر کے، بہت سہولتیں دے کر ارد گرد کی آبادی کی نوجوان قوت کو سمیٹتے جائیں گے۔ جب کہ دوسری طرف پرانی طرز کے ہمارے اسلامی مدارس اور نئی طرز کے متوسط سے مراکز کی طرف رجوع مسلسل کم ہوتا جائے گا۔ غریبی اور جہالت میں پڑے ہوئے لوگوں کو پیسے اور نئی تہذیب کے زور سے رسمی حد تک اسمٰعیلیت کی طرف اور حقیقی طور پر مغربیت اور سیکولرازم کی طرف کھینچا جائے گا۔

اگلے خطرناک پہلو کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ یہ علاقہ جہاں ایک پُرکشش شاندار اسمٰعیلی ادارہ بنایا گیا ہے اور جہاں پہلے سے شیعہ آبادی موجود ہے۔ مختلف پہلوؤں سے بہت پسماندہ علاقہ ہے۔ یہ پسماندہ علاقہ ایسی جگہ ہے کہ ایک طرف تو بھارت کا اس پر دعویٰ ہے اور دوسری طرف روس کی پہلی زد میں ہے۔ تکبیر کراچی نے اس خطرے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر روس کسی بھی وقت پاکستان پر نوازشِ خاص کرنا چاہے (اور چشمِ بد تو ادھر ہے ہی) تو اس کے لیے جہاں یہ علاقہ بہترین علاقہ ہے، وہاں قائم ہونے والا اسمٰعیلی ادارہ اور بھی بہت مفید ادارہ ہے۔ کمال یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے نہ اس سرحدی (روس کے قریب) علاقے میں ترقیاتی کام ہو سکے، نہ تعلیم عام ہو سکی، نہ غربت دور ہوئی اور نہ دفاعی انتظامات کافی ہیں۔ ہم بغیر تصدیق و تردید مشہورِ عام مبینہ خبر کا ذکر کر